دار الافتاء والقضاء

الجامعة البنورية العالمية

متصل سائٹ تھانہ - پی او بکس نمبر ۱۰۶۹۸ کراچی پاکستان

ای میل: darulifta@gmail.com ویب سائٹ: www.jamiabinoria.net فون: 2560300-2560400 فیکس: 2564586

سیریل نمبر 10525 نام فضل الرحمن

فتوی نمبر پتہ

تاریخ 12/28/2010 موضوع وراثت

ای میل کاتب عبدالرزاق

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیافرماتے علمائے دین ومفتیانِ شرع درج ذیل مسئلہ کے بارے میں ؟

زید کا2002 میں انتقال ہوا؟ پسماندگان میں بیوی، چار بیٹے اور چار بیٹیاں ہیں ؟زید کا چھوڑا ہوا کل ترکہ اس طرح ہے ؟

ایک کھیت جس کی قیمت تقریباً(اٹھارہ لاکھ پچاس ہزار)18,50,000روپے ہے ؟

ایک بلڈنگ جس کی قیمت تقریباً(آٹھ لاکھ)8,00,000روپے ہے ؟

ایک پلاٹ 3000اسکوائرفٹ کاجس کی قیمت تقریباً(چار لاکھ پانچ ہزار)4,05,000روپے ہے ؟

دوپلاٹ ٹوٹل 4200اسکوائرفٹ جس کی قیمت تقریباً(سترہ لاکھ)17,00,000روپے ہے ؟

ایک مکان جس کی قیمت تقریباً(سات لاکھ)7,00,000روپے ہے ؟

زید کے بڑے بیٹے نے ایک پلاٹ جو 2000اسکوائرفٹ کا تھا؟اسے آج سے تقریباًدو سال قبل کسی وجہ سے، کسی بھائی سے مشورہ کئے بغیر اپنے داماد کو 3,00,000 (تین لاکھ) روپے میں فروخت کر ے ا؟ جس کی موجودہ قیمت تقریباً 9 00,000 (نولاکھ) روپے ہے؟ ترکہ کے اس پلاٹ کی بڑے بھائی سے موجودہ قیمت لی جائے یادو سال قبل والی قیمت لی جائے؟ قرآن وحدیث کی روشنی ے ں وضاحت فرمائیں ؟ترکہ کے ورثہ کے درمے ان تقسیم کی کے اصورت ہو گی؟ قرآن وحدیث کی روشنی میں وضاحت فرمائیں؟

الجواب ـــــــــ حامداومصلیا

مرحوم کے بڑے بیٹے نے دوسرے ورثاء کی اجازت کے بغیر اپنے داماد پر جو پلاٹ فروخت کیا اس کی فروختگی صرف اس کے حصہ کی حد تک درست ہوئی، باقی حصہ کی فروختگی کا درست ہونا دیگر ورثاء کی اجازت پر موقوف تھا اگر انہوں نے اجازت نہ دی ہو تو یہ معاملہ درست نہیں ہوا اور وہ بدستور ان ورثاء کا حق ہے اب اگر یہ فروخت شدہ پلاٹ مکمل اس کے حصہ کی بقدر یا اس سے زائد بنتا ہو تو پورے پلاٹ کی فروختگی بھی درست ہو گی اور اسے باقی ترکہ میں سے کچھ بھی نہیں ملے گا اور اگر اس کے حصہ سے کم ہو تو دیگر ورثاء کے حصہ کی موجودہ قیمت اس کے ذمہ لازم ہو گی

کما فی الدر: لا یجوز التصرف فی مال الغیر بلا إذنه ولا ولایته إلا فی مسائل مذکورة فی الأشباه الخ (ج۶، ص۲۰۰)۔

اس کے بعد واضح ہو کہ زید مرحوم کا ترکہ اصول میراث کے موافق ان کے موجود ورثاء میں اس طرح تقسیم ہو گا کہ سب سے پہلے اس ترکہ سے مرحوم کے کفن دفن کے متوسط اخراجات نکالے جائیں گے اس کے بعد مرحوم کے ذمہ جو قرض واجب الاداء ہے اور اسی طرح مرحوم نے اگر بیوہ کا حق مہر نہ دیا ہو اور اس نے معاف بھی نہ کیا ہو تو یہ بھی قرض ہے ان تمام قرضوں کی

ادائیگی کریں گے اس کے بعد دیکھیں گے کہ اگر مرحوم نے کوئی جائز وصیت کی ہو تو بقیہ مال کی ایک تہائی کی حد تک اس پر عمل کریں گے اس کے بعد جو کچھ بچ جائے اس کے کل چھیانوے (96) حصے کئے جائیں اور مرحوم کی بیوہ کو ۱۲ حصے اور مرحوم کے ہر ایک بیٹے کو ۱۴ حصے اور مرحوم کی ہر بیٹی کو ۷ حصے دیدیں جیسا کہ مندرجہ ذیل نقشہ سے واضح ہے۔

مسئلہ تصحیح ۹۶ — المضروب ۱۲

بیوہ	۴ بیٹے	۴ بیٹیاں
ثمن	ع	
۱	۷	
۱۲	۸۴	
	فی بیٹا (۱۴)	فی بیٹی (۷)

واللہ خیر الوارثین

عبدالرزاق عفی عنہ
دارالافتاء جامعہ بنوریہ عالمیہ سائٹ کراچی نمبر ۱۶
۱۲ رجب المرجب ۱۴۳۲ھ

الجواب صحیح
بندہ نادر جان عفا اللہ عنہ
دارالافتاء جامعہ بنوریہ کراچی
۲۰ رجب المرجب ۱۴۳۲ھ

الجواب صحیح
... عفا اللہ عنہ
دارالافتاء جامعہ بنوریہ ...
۲۰ رجب المرجب ۱۴۳۲ھ

الجواب صحیح
عبداللہ ...
دارالافتاء جامعہ بنوریہ ۱۶
۲۰ رجب ۱۴۳۲ھ

نائب رئیس — دارالافتاء جامعہ بنوریہ العالمیہ

رئیس — دارالافتاء جامعہ بنوریہ العالمیہ

دارالافتاء — ۱۰۵۲۵ — ۱۴۳۲ھ — جامعہ بنوریہ العالمیہ سائٹ کراچی

6/7/11